ماہنامہ
نعت
لاہور
نورٌ علیٰ نور

ماہنامہ نعت لاہور

جلد ۷ نومبر ۱۹۹۴ء شمارہ ۱۱

نورٌ علیٰ نور

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

مشیرِ خصوصی: چوہدری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

ڈپٹی ایڈیٹر: شہناز کوثر
اظہر محمود

قیمت ۱۵ روپے (فی شمارہ)
۱۶۰ روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے: ۱۰۰ ریال

مینیجر: اختر محمود

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر۔ جیم پرنٹرز۔ لاہور

پبلشر: راجا رشید محمود

کمپیوٹر کمپوزنگ: نعت کمپوزنگ سنٹر

خطاط: منظر رقم

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید، بک بائنڈنگ ہاؤس، ۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور

اظہر منزل۔ مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ

فون ۷۴۶۳۶۸۴ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

بسم اللہ

آسمان کی بلندی کی وجہ سے زمین کی پستی عیاں ہوتی ہے

اپنی عصیاں شعاری کے باعث ہم درِ شفاعت کی سمت نگراں رہتے ہیں، شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے گناہگار کو اپنا فرمایا

ہمارا خاکی ہونا ہمیں نورانی فضاؤں کی تمناؤں کے ساتھ زندہ رکھتا ہے

اندھیاروں کی چیرہ دستیاں عروج پذیر نہ ہوں تو روشنیوں کا جنم ضروری نہ ٹھہرے

ظلمت گھمبیر ہو جاتی ہے تو طلعتیں ضیا فگن ہونے لگتی ہیں

کفر کی تاریکیاں کائنات کو گھور اندھیروں کا شکار بنا چکیں تو نورِ خدا کو مبعوث کیا گیا

مطلعِ نبوت پر سراجِ منیر چمکا تو ظلمتیں بے نام و نشان ہو گئیں

نورِ الٰہی پرتو فگن ہوا، رسالت کی ہیئت میں خورشیدِ توحید طلوع ہوا تو شبِ ضلالت کا وجود، عدم ہو گیا

حق آئے تو باطل نابود ہو ہی جایا کرتا ہے

نور کی آمد سے تاریکیاں رفت گزشت ہو جاتی ہیں

نور آئے تو سائے یا تو دائیں بائیں بھاگنے لگتے ہیں، یا سمٹ کر مٹ جانے کی تمنا کرتے نظر آتے ہیں

نورِ مطلق کے ساتھ سائے کا ذکر محض عنقا کے حوالے سے آتا ہے

کائناتِ عالم گھٹا ٹوپ اندھیروں کا شکار تھی کہ نورِ مجسم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم یہاں تشریف فرما ہوئے

اس نورٌ علیٰ نور سے تمام دنیائیں بھی روشن ہوئیں اور انسان کا اندر بھی منوّر و مستنیر مانا گیا۔

فہرست

کیا کیا تجلیات دکھاتا ہے نورِ حق
جب پردۂ صفات میں آتا ہے نورِ حق

کیوں کر نہ رونما ہو ہر اک جا ظہورِ حق
کون و مکاں میں جب نظر آتا ہے نورِ حق

شکلِ بشر ہی کو یہ کرامت ہوئی عطا
بے پردہ جس میں جلوہ دکھاتا ہے نورِ حق

رعنائیوں میں دلبرِ عالم کہیں جسے
تشریف ایسے ناز سے لاتا ہے نورِ حق

غلام رسول قادری

تخلیقِ نور

کیا نور تھا وہ نورِ رسولؐ ذوالاقتدار
جس کی ضیا پہ نور مہ و مہر کا نثار
اس نور سے خدائے خلائق نے ایک بار
بارہ حجاب خلق کئے، واہ رے وقار
یہ اوج قدسیوں کا ہے، نے انبیا کا ہے
جو مرتبہ جنابِ رسولِؐ خدا کا ہے

پھر نورِ مصطفیٰؐ سے بصد شفقت و عطا
دریائے نور خلق کئے ہیں باصفا
نام ان کا ہے کتابِ احادیث میں لکھا
قربانِ نورِ پاکِ شہنشاہِؐ انبیا
پاکیزگی ہے یہ نہ ملک میں، نہ حور میں
وہ نور غوطہ زن رہا دریائے نور میں

بحرِ اخیر سے نکل آیا وہ نور جب
اس نور کی طرف یہ ہوئی حق کی وحی تب
اے فخرِ انبیائے جہاں اے حبیبؐ رب
اول سبھوں سے تو ہے، تو آخر میں تجھ سے سب
تیرا شرف سوا ہے کہ عالی جناب ہے
تو ہی رسولِؐ شافعِ یومُ الحساب ہے

نورٌ علیٰ نور

محمدؐ کی نظر نورٌ علیٰ نور
نظر کا مستقر نورٌ علیٰ نور

کیا ہے اکتسابِ نور تم سے
ہیں یوں شمس و قمر نورٌ علیٰ نور

جِلا بخشی ہے تم نے کہکشاں کو
تمہاری رہ گزر نورٌ علیٰ نور

رکئے دیتا ہے ایماں کی جبیں کو
تمہارا سنگِ در نورٌ علیٰ نور

ضیائے عارض و گیسو سے تیرے
رُخِ شام و سحر نورٌ علیٰ نور

بشر کیا ہے؟ بشر ہے خاک در خاک
مگر خیر البشرؐ نورٌ علیٰ نور

تمہارے جلوۂ انوار سے ہے
مِرا حسنِ نظر نورٌ علیٰ نور

بہ فیضِ جلوۂ یٰسٓ و طٰہٰ
فضائے بحر و بر نورٌ علیٰ نور

عزیزِ اہلِ دل ان کی محبت
محبت کا ثمر نورٌ علیٰ نور

عزیز حاصلپوری

نورٌ علیٰ نور

نبیؐ ہر نبی نورٌ علیٰ نور
حبیبی سیّدی نورٌ علیٰ نور

تمہارے نور کا اعجاز کہئے
شبِ اسریٰ بنی نورٌ علیٰ نور

تمہی مدثرؐ و یٰسٓ و طٰہٰ
تمہی ہو واقعی نورٌ علیٰ نور

تمہارے پائے نوری سے ہوئیں اور
فضائیں عرش کی نورٌ علیٰ نور

مقامِ نور ہے، پھر کیوں نہ بنتا
دیارِ احمدیؐ نورٌ علیٰ نور

مدینے کی سحر تو پھر سحر ہے
وہاں کی شام بھی نورٌ علیٰ نور

وہ دربارِ رسالت نور افزا
وہ نوری چاندنی نورٌ علیٰ نور

جہاں کی ظلمتیں سب چھٹ گئی ہیں
عرب کی روشنی نورٌ علیٰ نور

جو ہو وقفِ ثنائے احمدِ پاک
ادبؔ وہ شاعری نورٌ علیٰ نور

ادبؔ سیمابی

نُور علیٰ نُور

وہ شاہِؐ عرب، مہرِ عجم، نُور علیٰ نُور
ہر لحظہ ہے مائل بہ کرم، نُور علیٰ نُور

لب میرے جو ضوریز ہوئے اسمِ نبیؐ سے
پھر بولے دل و جان بہم، نور علیٰ نور

دل دیدِ مدینہ کی دعا مانگ رہا ہے
پلکوں پہ عقیدت کا ہے نم، نور علیٰ نور

ہو وقتِ اجل سامنے گر رُوئے محمدؐ
لاریب. ہو پھر شہرِ عدم نور علیٰ نور

آنکھوں میں بسے گنبدِ خضریٰ کے نظارے
اور نعت لگی ہونے رقم نور علیٰ نور

حق یہ ہے کہ اس شہرِ شہنشاہِؐ جہاں کا
ہر ذرہ ہے مانندِ حرم، نور علیٰ نور

جنت ہے بہت دلکش و محبُوب اگرچہ
طیبَہ ہے مگر رشکِ ارم، نور علیٰ نور

پروفیسر محمد اکرم رِضَا (گوجرانوالہ)

قصیدہ نور

صُبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نورُ کا
صدقہ لینے نورُ کا آیا ہے تارا نورُ کا

باغِ طیبہ میں سُہانا پھُول پھُولا نورُ کا
مَست بُو ہیں بُلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نورُ کا

بارھویں کے چاند کا مُجرا ہے سجدہ نورُ کا
بارہ بُرجوں سے جُھکا ایک اک ستارہ نورُ کا

اُن کے قصرِ قدر سے خُلد ایک کمرہ نورُ کا
سِدرہ پائیں باغ میں ننھا سا پودا نورُ کا

عرش بھی فردوس بھی اس شاہ والا نورُ کا
یہ مُثمّن برج وہ مشکوئے اعلےٰ نورُ کا

آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نورُ کا
ماہِ سُنّت مہرِ طلعت لے لے بدلا نورُ کا

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نورُ کا
بخت جاگا نور کا چمکا سِتارہ نورُ کا

مَیں گدا تُو بادشاہ بھر دے پیالا نورُ کا
نورُ دن دُونا ترا دے ڈال صدقہ نورُ کا

تیرے ہی جانب ہے، پانچوں وقت سجدہ نورُ کا
رُخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نورُ کا

پُشت پر ڈھلکا سرِ انور سے شملہ نورُ کا
دیکھیں موسیٰ طور سے اُترا صحیفہ نورُ کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نورُ کا
سر جُھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نورُ کا

بینیٔ پُرنور پر رخشاں ہے بُکہ نورُ کا
ہے لِواء الحمد پر اُڑتا پھریرا نورُ کا

مصحفِ عارض پہ ہے خطِ شفیعہ نورُ کا
لو سیہ کارو مبارک ہو قبالہ نورُ کا

آبِ زر بنتا ہے عارض پر پسینا نورُ کا
مُصحفِ اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نورُ کا

پیچ کرتا ہے فدا ہونے کو لمعہ نورُ کا
گردِ سر پھرنے کو بنتا ہے عمامہ نورُ کا

ہیبتِ عارض سے تھراتا ہے شعلہ نورُ کا
کفش پا پر گر کے بنجاتا ہے گُپھا نورُ کا

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک — حسنِ سبطین ان کے جاموں میں ہے نیما نور کا
صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں — خطِ توام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا
ک گیسو ہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص — کھیٰعص ان کا ہے چہرہ نور کا

اے رضا یہ احمد نوری کا فیضِ نور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

xxx
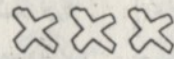
قارئینِ محترم سے التماس

میری صلاحیتیں والدین کے حُسنِ تربیت کے باعث نعت کی خدمت کے لئے مختص ہوئی ہیں اور ماہنامہ "نعت" لاہور کا اجرا میرے والدِ مرحوم راجا غلام محمد صاحب" (متوفی ۲۱ مئی ۱۹۸۸ء بروز پیر) اور میری والدۂ مرحومہ نور فاطمہ" (متوفیہ ۱۹ اگست ۱۹۹۰ بروز اتوار) کی اشیرباد سے ہوا۔ اس لئے اگر آپ کو ماہنامہ "نعت" میں کوئی چیز پسند آجائے تو ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔ (ایڈیٹر)

تضمین قصیدہ نور

مرحبا کیا رُوح پرور ہے نظارا نور کا — فرش سے تا عرش پھیلا ہے اُجالا نور کا
تاجدارِ شرق سائل بن کے نکلا نور کا — صبحِ طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

ڈالی ڈالی نور کی ہے، پتہ پتہ نور کا — بوٹا بوٹا نور کا ہے غنچہ غنچہ نور کا
نور کی اِک اِک کلی اِک اِک شگوفہ نور کا — باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بُو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

جشنِ نورانی ہے ہر جانب ہے چرچا نور کا — انجمن آرا ہوا مکہ میں کعبہ نور کا
ماہِ حق تشریف لایا بن کے قبلہ نور کا — بارھویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا اِک اِک ستارہ نور کا

دونوں عالم کی ہر اک شے پر ہے سکہ نور کا — دو جہاں کی نعمتیں ادنیٰ سا صدقہ نور کا
ان کے بحرِ لطف سے کوثر ہے قطرہ نور کا — ان کے قصرِ قدر سے خلد ایک کمرہ نور کا
سدرہ پائیں باغ میں ننھا سا پودا نور کا
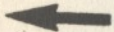
چشمِ مَازَاغَ الْبَصَر، قوسین قبلہ نور کا — وَالضُّحٰی نوری جبیں، وَالْفَجر چہرہ نور کا
شرحِ قرآنِ الٰہی ہے سراپا نور کا — شمعِ دل، مشکوٰۃ تن، سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

جسم نورانی ہے کیسا صاف ستھرا نور کا — منبعِ انوارِ حق، مہرِ مجلّٰی نور کا
پیرہن ہے تن پہ یا مشعل پہ شیشہ نور کا — مَیل سے بالکل مبرا ہے وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آجتک کوراہی کُرتا نور کا

تجھ سے پاتا ہے جہانِ نور صدقہ نور کا — آستاں بوسی سے بڑھ جاتا ہے درجہ نور کا
تیری چوکھٹ پہ ہے ساجد ہر فرشتہ نور کا — تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا
نور نے پایا ترے سجدے سے ماتھا نور کا

اللہ اللہ ہے وجودِ پاک کیسا نور کا — اِک مکمل مظہرِ باری تعالٰے نور کا
آیۂ نُوراً مُبِیناً ہے اشارہ نور کا — تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سائے کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

خال ہے رخسار پر ماہِ دو ہفتہ نور کا — زلفِ مشکیں میں ہلالی خم انوکھا نور کا
رخ پہ غازہ نور کا، آنکھوں میں سُرمہ نور کا — کیا بنا نامِ خدا، اسریٰ کا دولہا نور کا
سر پہ سہرا نور کا، بر میں شہانہ نور کا

سیلِ حسن و رنگ ہے، امڈا ہے دریا نور کا — اِک عجب عالم ہے تا قصرِ تدلّٰے نور کا
اب حریمِ نور سے اُٹھے گا پردہ نور کا — بزمِ وحدت میں مزا ہوگا دوبالا نور کا
ملنے شمعِ طور سے جاتا ہے اِکّہ نور کا

ہر طرف ہے بزمِ نورانی میں چرچا نور کا — عالمِ انوار میں بکھرا ہے نغمہ نور کا

جلوہ گاہِ نور میں آتا ہے دولہا نور کا — وصفِ رخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا
قدرتی بینوں میں کیا بجتا ہے لہرا نور کا

شب پرہ کیا جانئے دن ہو تب کیسا نور کا — دیکھ سکتا ہے اندھیرا کب اجالا نور کا
لطف پا سکتا ہے کیا آنکھوں سے اندھا نور کا — یہ کتابِ کُن میں آیا طرفہ آیہ نور کا
غیر قائل کچھ نہ سمجھا کوئی معنی نور کا

اِک حجابِ نو بہ نو، جلوہ بہ جلوہ نور کا — ہر تجلّی، ہر کرن، ہر عکس پردہ نور کا
کر سکیں آنکھیں نہ جی بھر کر نظارا نور کا — دیکھنے والوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا نور کا
مَنْ رَآنِی کیے یہ آئینہ دکھایا نور کا

لے کے آیا عیدِ حبِّ ہُ الحق سویرا نور کا — شرقِ انوارِ حرا سے مہر نکلا نور کا
دھوپ چمکی نور کی پھیلا اُجالا نور کا — صبح کر دی نور کی، سچا تھا مژدہ نور کا
شام ہی سے تھا شبِ تیرہ کو دھڑکا نور کا

ابرِ رحمت جھوم کر کعبہ سے اٹھا نور کا — نکھری نکھری ہے فضا، منظر ہے پیارا نور کا
قحطِ تاریکی گیا، آیا زمانہ نور کا — پڑتی ہے نوری پھوہَن، امڈا ہے دریا نور کا
سر جھکا اے کشتِ کفر آتا ہے اہلا نور کا

تم سے پہلے تھا کہاں اتنا احب لا نور کا — تم سے پہلے تھا کہاں یہ دَور دورہ نور کا
تم سے پہلے ایک بت خانہ تھا کعبہ نور کا — ناریوں کا دور تھا، دِل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

نورِ کامِل، دینِ کامِل لے کے آیا نور کا — ہے شریعت نور کی، جاری ہے سکّہ نور کا
ناسخِ مطلق، خدا نے خاص بھیجا نور کا — نسخِ ادیاں کر کے خود قبضہ بٹھایا نور کا

حاجب و درباں یہاں ہے ذرہ ذرہ نور کا — آنکھ مِل سکتی نہیں در پہ ہے پہرہ نور کا

تاب ہے! بے حکم پر مارے پرندہ نور کا

روح پرور کس قدر منظر وہ ہوگا نور کا — موت آئے گی بتانے جب کہ دولہا نور کا

بن کے چمکے گا غبارِ نور غازہ نور کا — نزع میں لوٹے گا خاکِ نور پہ شیدا نور کا

مَر کے اوڑھے گی عروسِ جاں دوپٹہ نور کا

باغِ بخشش سے چلے جب تک نہ جھونکا نور کا — ہو بہارِ سامعہ جب تک نہ نغمہ نور کا

سُن نہ لے جب تک لبِ عیسیٰ سے مژدہ نور کا — تابِ مہرِ حشر سے چونکے نہ کشتہ نور کا

بوندیاں رحمت کی دینے آئیں چھینٹا نور کا

در حقیقت مبتدا ہے ذات والا نور کا — وجہِ وصل و غایت و مقصود و منشا نور کا

نورِ مطلق نے بنایا تجھ کو مبدأ نور کا — وضعِ واضع میں تری صورت ہے معنیٰ نور کا

یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

مرسلیں انوار، تو جوہر سراپا نور کا — سب نبی تارے ہیں تو مہرِ مجلّیٰ نور کا

فرع یہ تو اصل، یہ گل تو حدیقہ نور کا — انبیاء اجزاء ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا

اِس علاقہ سے ہے ان پر نام سچا نور کا

ہے مُنوّر دن، مُنوّر رات صدقہ نور کا — دھوپ کیسی چاندنی کیا؟ ہے اُتارا نور کا

روز و شب آتے ہیں لے کر در پہ کاسہ نور کا — یہ جو مہر و مہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا

بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا

جیل پر ہیں حُسن کی دو آہوانِ خوش جمال — نور کی رفتار سے بھی تیز تر ہے جن کی چال

مرشدِ کامل نے میرے دی ہے کیا سُتھری مثال — سُرمگیں آنکھیں، حریمِ حق کے وہ مشکیں غزال

ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا

دیکھنا کچھ ایسا جوبن لائیں گے دل کے کنول — دائمی عہدِ جوانی پائیں گے دل کے کنول

تازگی پاکر نہ پھر مرجھائیں گے دل کے کنول — تابِ حُسنِ گرم سے کھِل جائینگے دل کے کنول

نو بہاریں لائے گا گرمی کا جھلکا نور کا

خاک والے تا فلک تیرے توسُّط سے گئے — دیکھنے بس اِک جھلک تیرے توسّط سے گئے

نور سے لینے چمک تیرے توسّط سے گئے — ذرّے مہرِ قدس تک تیرے توسّط سے گئے

حدِّ اوسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا

برق سے چشمک زنی آخر نہیں کوئی مذاق — بھول بیٹھا اِک تجلّی ہی میں سارا طمطراق

باادب خم آج تک ہے منزلِ نیلی رُواق — سبزۂ گردوں جُھکا تھا بہرِ پابوسِ براق

پھر نہ سیدھا ہو سکا کھایا وہ کوڑا نور کا

نورِ حق راکب ہو جب مرکب کا پھر کیا پوچھنا — چال کیا تھی؟ برقِ سینا کا تھا گویا کوندنا

کس کا زہرہ؟ دیکھنا کیسا؟ کہاں کا حوصلہ؟ — تابِ سم سے چوندھیا کر چاند انہی قدموں پھرا

ہنس کے بجلی نے کہا، دیکھا چھلاوا نور کا

رات چمکانے کو دوڑی اخترِ بختِ سیاہ — رخ اجالے کے لئے، لی صبح نے مکّہ کی راہ

ارتسامِ عکس کرنے دل پہ آئے مہر و ماہ — دیدِ نقشِ سُم کو نکلی سات پردوں سے نگاہ

تضمینِ قصیدۂ نور

چشمِ عالم سے اٹھا ہے آج پردہ نور کا
عرش والا فرش پر آیا ہے جلوہ نور کا
نور کی ساری فضائیں، باغ سارا نور کا
"صبح طیبہ میں ہوئی، بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا"

کوئی ثانی کیوں بناتا حسنِ یکتا نور کا
اٹھ گیا ہے نور کے چہرے سے پردہ نور کا
نور نے خود ہاتھ سے کھینچا ہے نقشہ نور کا
"تو ہے سایہ نور کا، ہر عضو ٹکڑا نور کا
سائے کا سایہ نہ ہوتا ہے، نہ سایہ نور کا"

جلوۂ نورِ نبیؐ سے ذرہ ذرہ طور ہے
جو چمن میں ان کے ہے غنچہ، وہ رشکِ طور ہے
اے سلاّم اس در پہ لطفِ عام کا دستور ہے
"اے رضا یہ احمدِ نوری کا فیضِ نور ہے
ہو گئی تیری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا"

عبدالسلام باندوی (سلاّم)

قصیدۂ نور

مرحبا آیا عجب موسم سہانا نور کا
بلبلیں گاتی ہیں گلشن میں ترانہ نور کا

ظلمتیں جاتی رہیں، چمکا ستارا نور کا
کھل گئے چودہ طبق، اٹھا وہ پردہ نور کا

ہے زمیں سے آسماں تک جگ اجالا نور کا
کائناتِ نور میں ہے ذرّہ ذرّہ نور کا

اُٹھ گیا شب میں یہ کس کے رُخ سے پردہ نور کا
کرمکِ شب تاب اُڑے بن کر غبارا نور کا

آنا جانا نور کا، ملنا ملانا نور کا
کچھ نہ تھا، سب کچھ مگر یہ تھا دکھانا نور کا

نور کا سر پر عمامہ اور وہ شملہ نور کا
اڑ رہا ہے عرشِ اعلیٰ پر پھریرا نور کا

موئے مشکیں اور وہ کالا عمامہ نور کا
ہے شبِ قدر، اس پہ چھایا ہے اندھیرا نور کا

فرق پر وہ فرقِ نازک شب میں جلوہ نور کا
طور پر جلوہ فگن جیسے تجلّی نور کا

نافِ عالم نافِ کعبہ نافِ نافہ نور کا
نافِ انور چشمۂ حیواں میں لجّہ نور کا

کھینچتے ہیں گو ہلال و بدر خاکہ نور کا
ناخنِ پا پر ترے جھلکتا ہے ماتھا نور کا

جب کبھی جبریلؑ کو ہوتا اٹھانا نور کا
اپنے رخساروں سے مَلتے پیروں تلوا نور کا

عارضِ روح الامینؑ، ان پر وہ تلوا نور کا
مرحبا کافور جنت سے ہے چھاپا نور کا

معنیٔ نورٌ علیٰ نورٍ شبِ اسرا کھلے
چہرۂ پُرنور پر باندھا جو سہرا نور کا

چاندنی فرشِ گلستاں، ماہ و انجم میرِ فرش
نور کی شادی ہے، سب گانا بجانا نور کا

بجھ گئے آتش کدے، گُل ہو گئے سارے چراغ
آج وہ چمکا عرب میں چاند تارا نور کا

ظلمتیں کافور، اندھیری دور، لو چمکا وہ نور
کفر بھاگا، ہو گیا عالم میں تڑکا نور کا

نکھرا نکھرا حُسن، سُتھرا ستھرا جوبن مرحبا
گورا گورا صاف چہرہ، اس پہ غازہ نور کا

بھولی بھولی نور کی صورت وہ پیاری پیاری شکل
چھرچھرا وہ قامتِ موزوں، سراپا نور کا

نیچی نیچی وہ نگاہیں پردہ دارِ نورِ عین
کحلِ مَا زَاغَ الْبَصَرُ آنکھوں میں سرمہ نور کا

کالی کالی زلفیں، گورے گورے گالوں کی بہار
لیلۃ المعراج، اس پر جگ اجالا نور کا

مردمِ چشم ملائک حلقۂ گیسوئے حُور
سورہ واللیل عمامہ وہ کالا نور کا

بارک اللہ سُرمگیں آنکھوں میں سرمہ کی پھبن
کیوں نہ ہو، مدِّ نظر تھا دل لبھانا نور کا

دونوں ابرو متصل اور بیچ میں اک خطِ نور
نور کے ماتھے پہ ہے خطِ چلیپا نور کا

نور کے موتی جڑے ہیں خاتمِ خورشید پر
نور کے چہرے پہ آیا ہے پسینہ نور کا

قطع کرنے میں جہاں کے وہ براقِ برق وش
بن گیا مقراض دم بھر میں چھلاوا نور کا

کون تھا نورِ دَنَا اور کس نے اَوْ اَدْنٰی کہا
پردہ پردہ میں دکھانا تھا تماشا نور کا

قصیدۂ نور

اوجِ عرشِ پاک سے چمکا ستارا نور کا
صبحِ میلادِ نبیؐ عالم ہے سارا نور کا

ماہِ رحمت ہے اُفُق پر جلوہ آرا نور کا
کہکشاں نے صبح دم گیسو سنوارا نور کا

صاحبِ قرآں کی آمد ہے جہانِ حسن میں
عرش سے حق نے صحیفہ ہے اتارا نور کا

کائناتِ کفر سے کافور ظلمت ہو گئی
ہو گیا کونین میں حُسن آشکارا نور کا

ماہِ میلادِ نبیؐ کی اللہ اللہ تابشیں
ہر مہینا بن گیا ہے اک شمارہ نور کا

نجم و اختر بھر رہے ہیں جام آبِ نور سے
چشمۂ خورشید سے بہتا ہے دھارا نور کا

عرش سے گرتے ہیں نورانی ستارے ٹوٹ کر
مچھلیاں کوثر میں پاتی ہیں یہ چارا نور کا

حور و غلماں چُنتے ہیں موتی ہزاروں خلد میں
نصب نزدِ حوضِ کوثر ہے ہزارا نور کا

آنے والے ہیں حرم میں عرش کے ماہِ منیر
بن گیا ہے خیر سے کعبہ ہمارا نور کا

صبحِ روزِ آفرینش دیکھ کر وہ شکلِ ناز
حسنِ رُخِ حُسن آفریں نے خود نکھارا نور کا

شش جہت کو ان کے جلووں سے منور کر دیا
ہیں مجسم نور وہ، ہے جسم سارا نور کا

چاندنی میں کس نے دیکھا چاند کا سایہ کبھی
پاک تھا سایہ سے وہ ماہِ دل آرا نور کا

چاندنی چِھٹکی جہاں میں جگمگائی کائنات
آمنہؓ کی گود میں ہے چاند تارا نور کا

ہیں خطِ نور سب لکھے گئے اسمائے نور
ہے مزیّن نور سے ہر گوشوارا نور کا

کوکبِ دُرّیّ و مشکوٰۃ و زجاجہ و منیر
نور کی سُورۃ میں ہے ہر استعارہ نور کا

آمنہؓ کا چاند مصروفِ خرامِ ناز ہے
ہے اُحُد سے بدر تک ہر سنگِ خارا نور کا

دین کو خود میں سمویا، خود دوپارہ ہو گیا
جب مہِ کامل نے کچھ پایا اشارہ نور کا

نورِ ایماں لے کر امت جائے گی فردوس میں
ہشت جنت پر ازل سے ہے اجارا نور کا

سینکڑوں کافر ہوئے فی النار زیرِ ذوالفقار
قبضۂ حیدرؓ میں تھا خنجر دو دھارا نور کا

کر کے فرمانِ مبارک چاک، کھویا تخت و تاج
وار دیکھا تو نے اے جمشید و دارا نور کا

قرۃ العینینِ زہراؓ ہیں نبیؐ کے نورِ عین
نور کا آئینہ ہے ہر ماہ پارہ نور کا

کربلا میں اُف کسی کو بھی نہ آیا یہ خیال
ہو رہا ہے جامۂ تن پارہ پارہ نور کا

راہِ حق میں دینِ حق کے واسطے ہو کر شہید
چل بسا ہر لاڈلا ہر اک دُلارا نور کا

گل شگفتہ کوئی بھی چھوڑا نہ اہلِ جَور نے
ہو گیا نذرِ خزاں گلزار سارا نور کا

رُو بہ قبلہ، سر بسجدہ، تشنہ لب ہو کر شہید
نورِ دیدہ خُلد کو آخر سدھارا نور کا

دے کے سر، سر کر لیا شبیرؓ نے قصرِ عناد
پرچمِ اسلام میں تھا چاند تارا نور کا

ہو گئی شامِ عدم میں گم یزیدی سلطنت
ہو سکا اصلا نہ اعدا سے خسارا نور کا

زکریاؑ نے بھی کٹایا سر بشوقِ وصلِ نور
ان کی چشمِ حق نگر میں تھا وہ آرا نور کا

نوحؑ کی کشتی کنارِ عافیت پر جا لگی
گم ہے بحرِ رحمتِ حق میں کنارا نور کا

تھے بربرِ کعبہ ابراہیمؑ معمارِ حرم
دوشِ اسمٰعیلؑ پر لیکن تھا گارا نور کا

کفر کی تاریکیاں اسلام پر ہیں خندہ زن
نور والے، دور دورہ ہو دوبارہ نور کا

دلِ شکستہ مسلمِ مظلوم کے چمکے نصیب
ہو مبارک ملتِ حق کو سہارا نور کا

بن گیا منکر کے حق میں تابشِ خورشیدِ حشر
چڑھ گیا جب مرکزِ اصلی سے پارا نور کا

ہے سیہ کاروں کو اپنی پردہ پوشی کی امید
ان کا نورانی لبادہ ہے غرارا نور کا

نورِ قرآنِ مبیں سے ہے زمانہ فیض یاب
تم نے دیکھا معجزہ گبر و نصاریٰ نور کا

ساقیِ تسنیمؐ! دے مجھ کو بھی جُرعہ نور کا
میری محفل بھی بنے اک دن نگینہ نور کا

مصحفِ رُوئے محمدؐ ہے صحیفہ نور کا
محو، قرآں کی تلاوت میں ہے شیدا نور کا

ہیں مضامیں نعت کے یا ایک دریا نور کا
یم بہ یم، طوفاں بہ طوفاں ہے سفینہ نور کا

ہے قبولِ شاہِ دیں، ہر اک قرینہ نور کا
درد مندوں کی صدائیں ہوں کہ نغمہ نور کا

ہے درودِ سرورِ عالم وظیفہ نور کا
میں تو کیا، اللہ بھی پڑھتا ہے کلمہ نور کا

میں وہیں سے مانگتا ہوں ایک جلوہ نور کا
ماہ جس در پر کھڑا ہے لے کے کاسہ نور کا

میری شب کو بھی فروزاں کر بُصیریؒ کی طرح
میں بھی لکھ کر لایا ہوں آقاؐ! قصیدہ نور کا

حافظ مظہرالدین

قصیدۂ نور

شان میں جس نور کی آیا ہے آیہ نور کا
ہے بیاضِ صبح اس پر اک صحیفہ نور کا

دیکھ لیں گر مصطفیٰؐ کے روضۂ پُرنور کو
ہو ہماری آنکھ کا حلقہ احاطہ نور کا

وصف جب اس نورِ یزداں کا بیان کرتا ہوں میں
لب پر آتے ہی سخن بنتا ہے آیہ نور کا

روزِ محشر دیکھ لینا، ان کی امت کے لئے
آفتابِ حشر بن جائے گا خیمہ نور کا

آ گیا تھا رُوئے احمدؐ کا دمِ گریہ خیال
لوگ طفلِ اشک کو کہتے ہیں پُتلا نور کا

قامتِ بے ظل کو سایہ کی ضرورت ہی نہ تھی
ساتھ رہتا تھا محمدؐ کے فرشتہ نور کا

اس چراغِ نور نے عالم کو روشن کر دیا
روشنی ظلمت کی پیدا تھی اندھیرا نور کا

قامتِ موزونِ حضرت سے اسے تشبیہ دوں
جڑ سے کونپل تک اگر بن جائے طوبیٰ نور کا

یہ غزل پڑھ کر کروں گا عرض مولیٰؐ سے غریبؔ
گھر عنایت کیجئے جنت میں آقاؐ نور کا

غریبؔ سہارنپوری

قصیدۂ نور

میرے آقا، میرے داتاؒ تو ہے مولا نور کا
تو ہے ملجا، تو ہی ماوا، تو ہی پُتلا نور کا

تو ہی شجرہ، تو ہی غنچہ، تو ہی لالہ نور کا
تو ہی برکھا، تو ہی جھالا، تو ہی دریا نور کا

تو ہی قبلہ، تو ہی کعبہ، تو مدینہ نور کا
تو ہی قومہ، تو ہی جلسہ، تو ہی سجدہ نور کا

تو ہی سینہ، تو ہی سینا، تو ہی دیدہ نور کا
تو تجلّا، تو ہی جھلکا، تو اجالا نور کا

تو ہی دانا، تو ہی بینا، تو توانا نور کا
تو ہی مژدہ، تو اشارہ، تو نظارا نور کا

تو وہ جملہ، تو وہ فقرہ، جو ہے طغریٰ نور کا
تو وہ نقطہ، تو وہ نکتہ، جو معمہ نور کا

ابتدا کا، ارتقا کا، تو ہی منشا نور کا
انبیا کا، اولیا کا، تو ہی دولہا نور کا

کیا ازل کا تھا وہ جلسہ، خوب حلقہ نور کا
ہالہ حلقہ انبیا کا، تو ستارہ نور کا

کس کو سوجھا، کس نے بُوجھا، کس نے سوچا نور کا
تیرا حلیہ، تیرا قصہ، خود قصیدہ نور کا

حافظ چشتی تونسوی

قصیدہ نور

کون ہے نورٌ علیٰ نورٍ سراپا نور کا؟
کس کا سیما نور کا، کس کا تجلّا نور کا؟

کس نے ٹھنڈا کر دیا آ کر شرارہ طور کا؟
کون برسا چار جانب بن کے جھالا نور کا؟

کون دنیا میں سہارا بن گیا معذور کا؟
کس نے پیاسوں کے لئے دریا بہایا نور کا؟

کون جلوہ لے کے آیا شاہدِ مستور کا؟
کس کا دیدہ "مَا طَغیٰ"، "مَازَاغ" سرمہ نور کا؟

کس نے خم سیدھا کیا ہے دہر کے دستور کا؟
کون اترا عرش سے لکھا پڑھایا نور کا؟

کون آیا آسرا مظلوم کا، مجبور کا؟
کس کی ہمت سے ہُوا اونچا پھریرا نور کا؟

کون ہے پتلی میں نقطہ دیدۂ مخمور کا؟
کس نے دل کو کر دیا عرشِ معلّیٰ نور کا؟

کون ہے فرمانروا تیرے محبت پُور کا؟
کس نے ملکِ دل کو لوٹا لے کے تیغا نور کا؟

کہتا ہوں سو بات کی اک بات، نکتہ دور کا
ایک نامِ مصطفیٰؐ حل، سو معمّہ نور کا

حافظ چشتی تونسوی

قصیدۂ نور

میری ظلمت کو ہے کافی اک اشارہ نور کا
اک عنایت، اک نوازش، ایک جلوہ نور کا

ان کی آمد، ان کی بعثت، ان کی جلوہ گستری
اک تبسم، اک تراکم، اک جھماکا نور کا

منبعِ انوارِ عالم ذاتِ پاکِ مصطفیٰؐ
اور نظامِ مصطفیٰؐ پُرنور ہالہ نور کا

نور میں ان کی ضیا سے لگ گئے ہیں چار چاند
ان کی نسبت سے چمک اٹھا ستارہ نور کا

آپؐ کی مُہرِ نبوت چھا گئی کونین پر
دونوں عالم میں رواں ہے آج سکہ نور کا

مصحفِ نورانیت ہے دودمانِ مصطفیٰؐ
کوئی سورت نور کی ہے، کوئی پارہ نور کا

آپؐ کی ذاتِ مقدس کیا ہے؟ عینِ نورِ ذات
آپؐ کے ارمانؔ کو ارمان کس کا، نور کا!

ارمانؔ اکبر آبادی

قصیدۂ نور

تابشوں میں صبح کی چمکا ستارا نور کا
نور کے تڑکے بنا فاران سارا نور کا

چاند تارے بن گئے ذرے حرم کی خاک کے
چشمِ انجم نے کیا شب بھر نظارہ نور کا

حور و غلماں لے کے آئے سر پہ نورانی طبق
ساکنانِ عرش نے صدقہ اتارا نور کا

ہو رہی تھیں کعبہ پر انوارِ رب کی بارشیں
تھا صفا مروہ کا ہر ہر سنگ خارا نور کا

تابشِ صبحِ ازل کی تھی یہ سعیٔ جاں نواز
رُوئے نورانی ہو عالم آشکارا نور کا

کعبہ پر لہرا رہا تھا سبز نورانی علم
پرچمِ فتحِ مبیں تھا یا شرارا نور کا

اے ربیعُ الاول، اے اسلام کے ماہِ مبیں
تیرے باعث خلق نے دیکھا نظارہ نور کا

صبحِ نورانی ہوئی صبحِ دوشنبہ آ گئی
ہو گیا ظاہر جمالِ عالم آرا نور کا

نورِ ذاتِ حضرتِ حق الصلوٰۃُ والسلام
نور کے تڑکے صحیفہ کیا اتارا نور کا

کفر کی سب ظلمتیں کافور عالم سے ہوئیں
آج آئینہ بکف عالم ہے سارا نور کا

قصیدۂ نور

آمنہؓ کی گود میں اُترا ہے تارا نور کا
آؤ اے اہلِ نظر، کر لو نظارہ نور کا

فرش سے تا عرش ہے جلوہ ہی جلوہ نور کا
وہ حرا کے غار سے چمکا ستارہ نور کا

یہ حقیقت ہے کہ مسجودِ ملائک تھے وہی
تھا جبینِ حضرتِ آدمؑ میں جلوہ نور کا

جگمگا اٹھی مکان و لامکاں کی سب فضا
اک مجسم نور نکلا ہر اشارہ نور کا

وہ کہ جس کی سارے نبیوں نے سنائی تھی خبر
ساری دنیا کے لیے پیغام لایا نور کا

اس کے سائے میں ملے گی ساری امت کو پناہ
حشر میں سایہ فگن ہوگا پھریرا نور کا

جن کی ہستی پر نبوت ختم کی اللہ نے
بج رہا ہے نام سے ان کے ہی ڈنکا نور کا

ایک لمحے میں فرازِ عرش پر پہنچے حضورؐ
معجزہ دیکھا دو عالم نے سراپا نور کا

اے نظیرؔ آقائے بطحاؐ پر نبوت ختم ہے
تا ابد اڑتا رہے گا یہ پھریرا نور کا

نظیرؔ شاہجہان پوری (کراچی)

قصیدۂ نور

آنکھ کی پتلی میں ہے روشن ستارہ نور کا
دل کے کاشانے میں ہے تعمیر کعبہ نور کا

اس دیارِ پاک میں ہے ذرہ ذرہ نور کا
جس طرف دیکھو، نظر آتا ہے جلوہ نور کا

عالمِ رویا میں کیا دیکھا ہے روضہ نور کا
دیدہ و دل میں رواں رہتا ہے دریا نور کا

اہلِ دل ہی جانتے ہیں دیدہ و دل کے مقام
اک مدینہ نور کا ہے، ایک کعبہ نور کا

ختم ہو کر رہ گئے سب ان پہ اوصافِ کمال
کیا سراپا کوئی لکھ سکتا سراپا نور کا

وہ سراپا نور تھے، اس واسطے سایہ نہ تھا
عالمِ امکان میں مشکل ہے سایہ نور کا

نور سے مل کر سرِ عرشِ معلیٰ نور نے
اے غنیؔ خود چاک کر ڈالا ہے پردہ نور کا

غنیؔ دہلوی (کراچی)

قصیدۂ نور

واہ وا صلِّ علیٰ، کیا بخت چمکا نور کا
جسمِ پاکِ مصطفیٰؐ حق نے بنایا نور کا

خاکِ نعلینِ نبیؐ جو لگ گئی معراج میں
معدنِ مخزن بنا عرشِ معلیٰ نور کا

اِس قدر اس پر ہے انوارِ الٰہی کا نزول
ہے نظر والوں کی آنکھوں میں مدینہ نور کا

مصطفیٰؐ کا پَرتوِ رخسار جس دم پڑ گیا
ہر صحابیؓ بن گیا واللہ پُتلا نور کا

رہنے والے ہیں مدینے کے، فرشتوں کی صفت
جس بشر کو ہم نے دیکھا، اس کو پایا نور کا

ایک دن خاکِ درِ احمدؐ ملی تھی اے وفاؔ
مہر و مہ اب تک لئے پھرتے ہیں چہرہ نور کا

وفاؔ وارثی اجمیری

قصیدۂ نور

چمکا جب آدمؑ کی پیشانی پہ تارا نور کا
روح نے پایا سکوں، دیکھا جو جلوہ نور کا

ظلمتیں تھرا گئیں، رنگِ ضلالت فق ہوا
کوہِ فاراں پہ جو تارا جگمگایا نور کا

بھاگی بدعت، آئی برکت، چھائی رحمت ہر طرف
فرش سے تا عرش لہرایا پھُریرا نور کا

رعبِ میلادِ نبیؐ سے قصرِ کسریٰ ہل گیا
سرنگوں بت ہو گئے، بیٹھا وہ سکّہ نور کا

آسیا و مریم و حورانِ جنت آ گئیں
آمنہؓ بی بی کے گھر کرنے نظارہ نور کا

آمنہؓ بی بی کے گھر سے ہو گیا روشن جہاں
لے کے جب صبحِ سعادت آئی تحفہ نور کا

چھائیں نورانی بہاریں، پھول رحمت کے کھلے
کانٹے کانٹے پر ہُوا فیضان کیسا نور کا

پڑھ رہا ہے نور یکتا نور پر اپنے درود
طائرانِ نور گاتے ہیں ترانہ نور کا

تم بھی اے محمودؔ، بڑھ کر بھر لو اپنی جھولیاں
بٹ رہا ہے نور کے ہاتھوں سے صدقہ نور کا

محمود حسن محمودؔ رضوی

قصیدہ ہائے نُور

نور کا شیدا ہوں، آنکھوں میں ہے جلوہ نور کا
دل میں الفت نور کی ہے، سر میں سودا نور کا

ایک غنچہ باغِ وحدت میں جو چٹکا نور کا
ہاتھ میں قدرت نے لے کر گُل کھلایا نور کا

آمنہؓ کے بطن سے ظاہر ہوا وہ جس گھڑی
مٹ گئیں تاریکیاں، پھیلا اجالا نور کا

نام احمدؐ رکھ کے اس گُل کو سجایا اس طرح
میم کا پٹکا کمر میں، سر پہ سہرا نور کا

دیکھ کر جس کو ہوئے تھے طور پر بے خود کلیم
وہ مری آنکھوں میں پنہاں ہے تماشا نور کا

طاہر مجذوب سہاروی

جزہ اک یہ بھی ہے ادنیٰ سے ادنیٰ نور کا
لوہ گر پتھر پہ ہے نقشِ کفِ پا نور کا

بارشِ انوارِ حق ہوتی ہے جس کے وِرد سے
ہے درودِ پاک وہ روشن وظیفہ نور کا

رہ ذرہ بن گیا خورشیدِ محشر کا جواب
ح میلادِ نبیؐ جب نور پھیلا نور کا

نور سے جس کے ہوئی کافور ظلمت کفر کی
آمنہؓ کی گود میں وہ چاند آیا نور کا

رحمت القادری رامپوری

قصیدۂ نور

رات کے دریا میں جب اترا سفینہ نور کا
بن گئیں ظلمات کی لہریں تماشا نور کا

جب نبیؐ کے رت جگے غارِ حرا میں بڑھ گئے
لے کے جبریلؑ امیں آئے ہیں تحفہ نور کا

جبر کے تاریک سناٹوں کی اندھی راہ میں
نور کے ہونٹوں پہ لہرایا صحیفہ نور کا

پھول پھل، شمس و قمر، جن و ملک، ارض و سما
باوضو پڑھتے ہیں روز و شب وظیفہ نور کا

اللہ اللہ یہ رسولِ آخری کا التفات
بن گیا یثرب بذاتِ خود مدینہ نور کا

کیوں نہ ہو چہرہ عروسِ آگہی کا تابناک
صبح کے جھومر میں روشن ہے نگینہ نور کا

جب کبھی ذوقیؔ حریمِ دل میں آئے مصطفیٰؐ
جگمگا اٹھا مرے سینے میں زینہ نور کا

ذوقیؔ مظفر نگری

قصیدۂ نور

دل جمالِ مصطفیٰؐ سے ہے مدینہ نور کا
طورِ سینا طور ہے، اور میرا سینہ نور کا

سامنے ہے روضۂ پرنور کا زریں کلس
زیرِ دامانِ نظر گم ہے خزینہ نور کا

انبیا و مرسلیں کی بزم میں ہیں آنحضورؐ
خاتمِ مُہرِ نبوت میں نگینہ نور کا

مُلتی تھیں کپڑوں میں اپنے نو عروسانِ عرب
عطرِ گلہائے بہشتی تھا پسینہ نور کا

نقشِ پائے مصطفیٰؐ کا ہے یہ روشن معجزہ
ذرہ ذرہ بدر کا ہے آبگینہ نور کا

ہوگا ثابت وقتِ دیدارِ نبیؐ اکسیر یہ
بھر لے کاجل آنکھ میں اے چشمِ بینا نور کا

ہاشم ضیائی بدایونی

قصیدۂ نور

صبحِ میلاد آ گئی، چمکا ستارہ نور کا
نور کی برکت سے ہے سارا مہینا نور کا

آیتِ قرآن ہے، ہر ایک جُملہ نور کا
مصطفیٰؐ کے نام کا ہر ایک کلمہ نور کا

پھول کی خوشبو سے بہتر ہے پسینہ نور کا
کعبہ سے اور عرش سے افضل مدینہ نور کا

ہے چمکتا عرش کی چوٹی پہ تارا نور کا
بج رہا ہے، دیکھ لو، عالم میں ڈنکا نور کا

روزِ محشر عامیوں کو ہے وسیلہ نور کا
مجھ گدائے بے نوا کو ہے سہارا نور کا

یا رسولؐ اللہ ! درِ رحمت پہ حاضر ہے جمیلؔ
اس کو بھی مل جائے آقاؐ آج صدقہ نور کا

عطاء المصطفیٰ جمیلؔ

یا نُور

محمدؐ کا ہوا جلوہ فزا نور
زمانہ ہو گیا نورِ علیٰ نور

نبیؐ سے دین کا دُونا ہوا نور
وہ ہے کونین میں پھیلا ہُوا نور

سراپا نور تھی ذاتِ مقدس
خدا نے رکھ دیا نام آپؐ کا نور

عبادت ایک مدت کی خدا کی
ہزاروں سال سجدہ میں رہا نور

نظارہ میں جھپک جاتی ہیں آنکھیں
عجب پُرنور ہے اس نور کا نور

نبیؐ کی شکل میں ظاہر ہُوا ہے
خدا کے نور سے ہو کر جُدا نور

خجل ہیں جس سے مہر و ماہ و اختر
وہ رکھتا ہے نبیؐ کا نقشِ پا نور

نبیؐ کا نام لیتا ہوں شب و روز
وظیفہ ہے مرا "یا نور، یا نور"

محمد خان غریبؔ سہارنپوری

یا نُور

سرکار تری نور ہے، دربار ترا نور
گلزارِ وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ کی فضا نور

یہ فرشِ زمیں نور ہے، وہ عرشِ عُلا نور
جس جا پہ ہُوا جلوہ نما نور، وہ جا نور

خود ذاتِ خدا نور ہے، محبوبِ خدا نور
ہے صلِّ علیٰ محفلِ قوسَین و دَنَا نور

معراج کی شب نور سے جب جا کے ملا نور
گونجا سرِ افلاک وہیں نعرۂ "یا نُور"

وَالّیل کو، وَالفجر کو تفویض ہُوا نور
قرآن کے قرآن میں ہے جلوہ نما نور

ہے جسم ترا نور تو سایہ بھی ترا نور
تو ظِلِ خدا کا ہے وہ اے ظِلِ ہُما نور

یہ ابرِ کرم نور، وہ رحمت کی گھٹا نور
فیضانِ محمدؐ سے فضا کی ہے فضا نور

اس نے رُخِ تابانِ محمدؐ سے لیا نور
زلفِ شبِ معراج کا حلیہ ہے ردا نور

جبریل کے ادراک سے بالا ہی رہا نور
سدرہ سے کہیں دور اکیلا ہی گیا نور

عزیزؔ حاصلپوری

نُور

گزرا وہ جدھر سے، ہوئی وہ راہ گزر نور
اس نورِ مجسمؐ کی ہے ہر شام و سحر نور

لب نور، دہاں نور، زباں نور، بیاں نور
دل نور، جگر نور، جبیں نور، نظر نور

گیسو کی ضیا نور، عمامہ کی چمک نور
اس آیۂ رحمت کی ہے ہر زیر و زبر نور

سر تا پہ قدم نور، عیاں نور، نہاں نور
ہر سمت تری نور، اِدھر نور، اُدھر نور

کیونکر نہ ہوں زہراؓ و حسینؓ اور حسنؓ نور
اس نخلِ رسالت کا ہے ہر برگ و ثمر نور

ممکن نہیں تا عرش ہر انساں کی رسائی
ہے خاک کا گھر خاک مگر نور کا گھر نور

نسبت ہوئی جس کو تری خاکِ کفِ پا سے
وہ شہر، وہ کوچہ، وہ در و بام، وہ گھر نور

جس صبح اتارا گیا وہ چاند زمیں پر
وہ ماہ، وہ دن نور، وہ ساعت، وہ سحر نور

جس روئے منور پہ ہو وَالفجر کی طلعت
بے جا نہیں گر اس کو کہیں اہلِ نظر نور

اعظم چشتی

تمہارے نور کے

چاند سورج نور کے ہیں، سب ستارے نور کے
عکس ہیں یا مصطفیٰؐ! سارے تمہارے نور کے

عرش پر جڑوا کے آئینے تمہارے نور کے
چشمِ رحمت آپ کرتی ہے نظارے نور کے

عرش پر جا کر کیے تم نے نظارے نور کے
دونوں عالم ہو گئے قائل تمہارے نور کے

روضۂ اقدس پہ کر اے دل نظارے نور کے
نور کے گھر میں در و دیوار سارے نور کے

نور کے شانے سے کیا گیسو سنوارے نور کے
اے سراپا نور، دل صدقے تمہارے نور کے

اک ترے پَرتَو سے چمکے سب شرارے نور کے
دونوں عالم جگمگا اٹھے ہیں مارے نور کے

میں سراپا معصیت، تم اک ستارے نور کے
اس طرف بھی اک نگاہِ نور، پیارے نور کے

دل میں ہیں یا مصطفیٰؐ! جلوے تمہارے نور کے
بزمِ نوری میں منوّر ہیں ستارے نور کے

ثقلین احمد منور بدایونی

اُن کے نور سے

سورج بھی، چاند رات بھی ہے اُن کے نور سے
روشن یہ کائنات بھی ہے اُن کے نور سے

رونق اُنھی کے دم سے ہے کون و مکان کی
قندیلِ شش جہات بھی ہے ان کے نور سے

وہ نورِ اوّلیں بھی علیٰ قدرِ نور بھی
تاباں حریمِ ذات بھی ہے ان کے نور سے

میں نورِ مصطفیٰؐ میں سدا غوطہ زن رہوں
ممکن مری نجات بھی ہے ان کے نور سے

ذرے بھی آفتاب کی سیرت لیے ہوئے
حُسنِ تجلیات بھی ہے ان کے نور سے

بے فیض رحمتوں سے نہیں کوئی دہر میں
ہر منظرِ حیات بھی ہے ان کے نور سے

مجھ سے گناہگار کو، نعتیں نصیب ہوں!
نوّاب! فکرِ نعت بھی ہے اُن کے نور سے

نوّاب سعید اللہ خان

آپؐ کے نور سے

ذرے ذرے میں روشن ہے نورِ نبیؐ، چاند تارے بنے آپؐ کے نور سے
کہکشاں، گلستاں، روشنی چاندنی، سب نظارے بنے آپؐ کے نور سے

نورِ ستار سے آپؐ کا نور ہے، آپ نے دو جہاں کو دیا نور ہے
برگ و گل، آفتاب، آسمان و زمین، نور سارے بنے آپؐ کے نور سے

آپؐ کی پہلے خالق نے تخلیق کی، آپ نے پہلے خالق کی تصدیق کی
انبیا، اولیا، ابتدا، انتہا، ماہ پارے بنے آپؐ کے نور سے

حور و غلمان و رضوان و روح الامینؑ، سدرۃ المنتہیٰ، خلد و عرشِ بریں
آبشاروں کے گرنے کے منظر حسیں، پیارے پیارے بنے آپؐ کے نور سے

آپ کا نور ہر نور کا نور ہے، مثلِ خوشبو ہویدا و مستور ہے
بحرِ موّاج ہے آپ کے نور سے، سب کنارے بنے آپؐ کے نور سے

نور آتا نہ کیسے مری بات میں، ہوتی صائمؔ نہ کیوں روشنی نعت میں
جبکہ حسنِ تخیل کے، تحمیل کے، استعارے بنے آپؐ کے نور سے

صائمؔ چشتی (فیصل آباد)

نور آپؐ کا

اے حبیبِ خدا، سرورِ انبیا، دوسرا کا سویرا ہے نور آپؐ کا
خاتمیت کا سہرا ظہور آپ کا، اولیت کا تمغہ ہے نور آپؐ کا

زندگی کا سبب، روح کی تاب و تب، عاشقوں کا طرب، عارفوں کی طلب
گردشِ روز و شب، شاہِ امی لقب، چین سب کا بن آیا ہے نور آپ کا

انتخابِ نظر، نورِ شمس و قمر، تابِ رُوئے سحر، موجِ بادِ اثر
غازۂ برگ و بر، خندۂ دیدہ ور، ہر شجر پر چمکتا ہے نور آپؐ کا

نکتۂ نشر و لف، آدمی کا شرف، اعتبارِ سلف، افتخارِ خلف
غازیٔ سربکف، لشکرِ صف بصف، ہر صدف پر جھلکتا ہے نور آپؐ کا

بلبلوں کی چہک، ہر کلی کی چٹک، ڈالیوں کی لچک، پتّیوں کی چمک
بجلیوں کی جھلک، حسنِ حور و ملک، ہر فلک پر دمکتا ہے نور آپؐ کا

شاہکارِ اتم، جانِ لوح و قلم، شہر یارِ حرم، نوبہارِ ارم
تاجدارِ امم، کیا عرب کیا عجم، دمبدم عالم آرا ہے نور آپؐ کا

رحمتوں کے نبیؐ، برکتوں کے امیں، آسمان و زمیں، دونوں زیرِ نگیں
مہر و مہ کی جبیں، فرقِ عرشِ بریں، ہر کہیں آشکارا ہے نور آپؐ کا

دلبری، خوش تری، مہتری، بہتری، رہبری، سروری، افسری، برتری
شانِ پیغمبری، ندرتِ داوری سب پہ حافظ نے پایا ہے نور آپؐ کا

حافظ چشتی تونسوی

انوارِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سایہ افگن چار سُو ہے رُوئے انوارِ نبیؐ
ذرہ ذرہ سرفرازِ بُوئے انوارِ نبیؐ

میری آنکھوں کی شعاعوں کا سفر ہے ناتمام
کون لے جائے گا مجھ کو سُوئے انوارِ نبیؐ

خاک نورانی، زمین و آسماں عنبر فشاں
ہر کلی، ہر پھول میں خوشبوئے انوارِ نبیؐ

دھڑکنوں میں دوڑتی پھرتی لہو کی بوند کو
ہر نفس ہے جستجوئے کُوئے انوارِ نبیؐ

خامۂ فکرِ صبا پر شاہِ دیںؐ کا ہے کرم
اور دل میں موجزن ہے جُوئے انوارِ نبیؐ

علیم صبا نویدی (مدراس۔انڈیا)

گنجِ فضل و معدنِ معنیٰ و کانِ معرفت
دیدۂ مازاغ و چشمِ ماطغیٰ کی روشنی

تیرہ و تاریک شہرِ انس و جاں کو دمبدم
جگمگاتی ہے سراجُ الانبیاءؐ کی روشنی

سیرت و شرعِ محمدؐ میقلِ وہم و گماں
شیشۂ دل کے لئے ہے انجلا کی روشنی

ضوفشاں ہے لاکھ خورشیدِ فلک کا دودماں
مصطفیٰؐ کی روشنی ہے مصطفیٰؐ کی روشنی

افتخارِ نوریاں ہے آپؐ کا اوجِ کمال
افتخارِ خاکیاں شمعِ ھُدیٰ کی روشنی

شب گزیدوں میں فقط میں ہی نہ تھا، سب لوگ تھے
جن کو بخشی آپؐ نے صبحِ صفا کی روشنی

شہ نشینِ محفلِ جاں، آپؐ کا ذکرِ جمیل
جانِ محفل مشعلِ صلّوا علیٰ کی روشنی

اَلصّلوٰۃُ وَالسّلام، اے مجتبائے انبیاءؐ
منفرد ہے تیری مصباحِ لقا کی روشنی

تیری یاد اقبالؔ کو ہے موجبِ تسکینِ جاں
وجہِ ایمان و یقیں مدح و ثنا کی روشنی

اقبالؔ صلاح الدین (اوکاڑہ)

روشنی

ذرے بھی اُس کو دیدۂ بینا کی روشنی
ہاتھ آئے جس کو ان کے کفِ پا کی روشنی

ہر آرزو میں نورِ ہدایت کا عکسِ خاص
دل ہے عجب چراغِ تمنا کی روشنی

صرف ایک شہرِ طیبہ ہی مرکز نہیں کوئی
جنت میں بھی ہے گنبدِ خضرا کی روشنی

کیسے نہ آپؐ نزع میں جلوے دکھائیں گے
بیمار کا تو حق ہے مسیحا کی روشنی

آنکھیں بچھا رہے ہیں مہ و برق و آفتاب
کیسے بیان ہو مرے آقاؐ کی روشنی

اس حُسن سے قدم بڑھے آگے حضورؐ کے
شرما کے گُل ہوئی رُخِ سدرہ کی روشنی

عرشِ بریں پہ جلوے کچھ ایسے بکھر گئے
اب تک ہے دن کا دل شبِ اسریٰ کی روشنی

اب تک خدا گواہ! پریشاں ہے چشمِ شوق
موسیٰؑ سے پوچھو منزلِ سینا کی روشنی

تاریکیٔ لحد اسے کیا چیز ہے صبیحؔ
جس قلب میں ہو شمعِ سراپا کی روشنی

سید صبیحؔ الدین رحمانی (کراچی)

روشنی

یا رسولؐ خدا آپ کیا آ گئے، ہو گئی ہر طرف جلوہ گر روشنی
مہر و مہ کی ضرورت نہیں ہے ہمیں، مل گئی ہے بڑی معتبر روشنی

شاہِ اسریٰ وہ نورِ خدا و نبیؐ، مختصر روشنی مختصر روشنی
اس میں حیرت کی کیا بات ہے دوستو! مل گئی روشنی سے اگر روشنی

جب خیالِ مدینہ کا امکاں ہوا، گوشے گوشے میں دل کے چراغاں ہوا
اپنی نظروں میں وہ ہے جمالِ نبیؐ، ہم کو کیا دیں گے شام و سحر روشنی

وہ حرم ہو، مدینہ ہو یا طُور ہو، صحنِ اقصیٰ ہو یا بیتِ معمور ہو
ساعتیں رک گئی ہیں مگر دوستو کر رہی ہے سفر پر سفر روشنی

برگؔ صاحب کوئی دیدہ ور چاہئے، دیکھنے کے لئے بھی نظر چاہئے
رجعتِ شمس ہو یا کہ شقُ القمر، سب ہیں اعجازِ خیر البشرؐ روشنی

برگؔ یوسفی (حیدر آباد)

×××
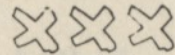
روشنی

شام ڈھل کر بھی رہی ہم کو میسّر روشنی
آپؐ کے صدقے میں ہے اپنا مقدر روشنی

کر دیا ہوگا اشارہ آپؐ نے کوئی ضرور
روز آتی ہے مرے گھر آپ چل کر روشنی

بھیجتا ہوں دل سے اس نورِ مجسمؐ پر درود
رات میں بھی جب نظر آتی ہے گھر گھر روشنی

سرورِ کونین سے میں نے کیا ہے اکتساب
شہر میں ظلمت سہی، ہے میرے اندر روشنی

محسنِ انسانیتؐ کا یہ بھی ہے فیضانِ خاص
ظلمتِ شب میں کرم فرما ہے مجھ پر روشنی

ہر طرف نورِ جمالِ مصطفیٰؐ کا عکس ہے
پیڑ، بادل، چاندنی، سورج، سمندر، روشنی

دن جمالِ مصطفیٰؐ ہے، رات ہے کملی کا نام
یوں اندھیروں میں چھپی رہتی ہے شب بھر روشنی

ہے رسالت آپؐ کی ہر اک زمانے کے لئے
ہے یقیناً آج بھی دنیا کی رہبر روشنی

عارفؔ معین بلے (ملتان)
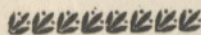
روشنی

جس نے دیکھی ہے نبیؐ کے سنگِ در کی روشنی
ہیچ ہے اس کے لیے لعل و گہر کی روشنی

ہو نظر میں روضۂ خیر البشرؐ کی روشنی
پھر کہاں انجم، کہاں شمس و قمر کی روشنی

ہے ازل سے تا ابد روشن یہ قندیلِ ھُدیٰ
بے حدِ عصر و مکاں اس بام و در کی روشنی

کارواں کو اب کسی مشعل کی بھی حاجت نہیں
منزلوں پر پڑ رہی ہے راہبر کی روشنی

اُمیوں میں علم و دانش کا ہوا روشن چراغ
شمعِ حکمت تا ابد اُمّی بشرؐ کی روشنی

ہے اسی کا فیض جو ہر ایک فانوسِ خیال
اس کے لب سے پھوٹتی ہے ہر سحر کی روشنی

اُسوۂ تاباں ہے اس کا مشعلِ راہِ نجات
رہبرِ منزل ہے اس کی رہ گزر کی روشنی

مصلح و مصباح و نور و اَلسِّراجُ اَلمنیر،
رحمتہ للعالمیں خیر البشرؐ کی روشنی

یا محمدؐ! ہدیۂ دردِ محبت ہو قبول
نذر ہیں گلہائے دل، زخمِ جگر کی روشنی

ابوالامتیاز، ع-س- مسلم- (الشارقہ)

روشنی

ہے محیطِ ہر جہاں خیرالبشرؐ کی روشنی
جس کا عکسِ نور ہے شمس و قمر کی روشنی

آیۂ لولاک کا مصدر ہے ان کی ذاتِ پاک
بزمِ امکاں میں وجود ان کا، سحر کی روشنی

مشرق و مغرب ہوئے پُرنور ان کے فیض سے
وہ حرا سے لائے حرفِ معتبر کی روشنی

مٹ گئی دنیا سے یکسر تیرگی اوہام کی
اک عجب اعجاز تھا ان کی نظر کی روشنی

جس سے انساں کو نشانِ منزل و ساحل ملا
سیرتِ خیرالوریٰؐ ہے بحر و بر کی روشنی

جس کو سن کر ظلمتِ دل میں اجالا ہو گیا
ان کی اک اک بات میں تھی وہ اثر کی روشنی

ان کے اُسوہ نے دکھائی ہے صراطِ مستقیم
ان کی سیرت ہے مرے قلب و نظر کی روشنی

ہیں منور شمعِ دینِ حق سے میرے جسم و جاں
عشقِ محبوبِ خدا ہے میرے گھر کی روشنی

یاد کی تاریکیاں تھیں جب محیطِ دل ذکیؔ!
حشر میں کام آئی اشکِ چشمِ تر کی روشنی

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

روشنی

ہر طرف تیرگی تھی، نہ تھی روشنی
آپؐ آئے تو سب کو ملی روشنی

بزمِ عالم سے رخصت ہوئیں ظلمتیں
جب حرا سے ہویدا ہوئی روشنی

چاند سورج کا انساں پرستار تھا
آپؐ سے قبل اندھیر تھی روشنی

اُسوۂ مصطفیٰؐ کی یہ تفسیر ہے
روشنی، روشنی، روشنی، روشنی

ہے وہ خورشیدِ اخلاقِ خیرُ البشرؐ
جس سے پاتا ہے ہر آدمی روشنی —

یہ شعور آپؐ ہی سے ملا ہے ہمیں
موت ہے تیرگی، زندگی روشنی

آپؐ کے نقشِ پا سے ضیا بار ہیں
دھوپ، سورج، قمر، چاندنی، روشنی

سوئے عرشِ علیٰ مصطفیٰؐ کا سفر
روشنی کی طلب گار تھی روشنی

ایک اُمّی لقب کا یہ اعجاز ہے
آدمی کو ملی علم کی روشنی

اعجاز رحمانی (کراچی)

روشنی

آپؐ کے دم سے زمین و آسماں میں روشنی
یہ زمین و آسماں کیا، ہر جہاں میں روشنی

آپؐ کی سیرت ہے اک سرچشمۂ نورِ ہُدیٰ
جس سے ہے میری نظر میں، قلب و جاں میں روشنی

آپؐ کے نقشِ قدم سے نور مہر و ماہ میں
آپؐ کی گردِ سفر سے کہکشاں میں روشنی

جا رہا ہے کاروانِ شوقِ طیبہ کی طرف
پھیلتی جاتی ہے راہِ کارواں میں روشنی

ہے نظامِ سرورؐ دنیا و دیں وہ آفتاب
جس سے ہے میرے وطن کے گلستاں میں روشنی

رات بھر برپا رہی ہے محفلِ نعت و سلام
رات بھر رقصاں رہی میرے مکاں میں روشنی

مدحِ خورشیدِ حرا ہے شاعری میری ذکیؔ
جس سے آئی ہے مرے حرف و بیاں میں روشنی

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

نعت لائبریری کے عطیات

☆ حافظ فیاض احمد' ادارۂ معارفِ نعمانیہ' شادباغ۔ لاہور

کیفیتہ الوصول لرویتہ سیّد نا الرسول محمد صلّی اللّٰہ علیہ وسلم (عربی)۔ حسن محمد شداد بن عمر باعمر ○ ۲۔ عبیر الوردہ علیٰ نہج البردہ فی مدح خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم (عربی)۔ حسن محمد شداد بن عمر باعمر

☆ سید عارف محمود مہجورؔ رضوی' گجرات

○۔ حمد و نعت (حمدِ رب العالمین و نعتِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم) از ڈاکٹر احمد حسین قریشی قلعہ داری

☆ محمد جمیل النبی۔ مکتبۂ عالیہ' لاہور

○۔ نسیم طیبہ از ا۔ د۔ نسیمؔ

☆ وکیل احمد' صدر جمیل نظرؔ فاؤنڈیشن' کراچی

○۔ ایقان از جمیل نظرؔ

☆ ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی' شاہدرہ

○۔ اوج (مجلّہ گورنمنٹ کالج' شاہدرہ' لاہور) نعت نمبر

☆ محمد طفیل مدیرِ اعلیٰ "القول السدید"

○۔ القول السدید (ماہنامہ) لاہور۔ نعت نمبر ۱۹۹۴

☆ میاں احسان الحق۔ نیو فائن پریس' لاہور

○۔ حاضری۔ اللہ بخش کلیار

☆ مسرورؔ کیفی۔ کندن سٹریٹ' کراچی

○۔ نظر نظر طیبہ۔ شعیب آبروؔ فیض آبادی

☆ صبیحؔ رحمانی' کراچی

○ ۱۔ سراج السالکین۔ شاہ انصارؔ الہٰ آبادی ○ ۲۔ جادۂ رحمت۔ صبیحؔ رحمانی

☆ شہزاد احمد۔ صدر انجمنِ ترقیٔ نعت ٹرسٹ۔ کراچی

○ ۱۔ صلوٰۃ و سلام۔ شاہ انصارؔ الہٰ آبادی ○ ۲۔ رہبرِ رہبراں۔ صوفی مسعود احمد رہبرؔ چشتی ○ ۳۔ موجِ کوثر۔ اقبال احمد خاں سہیلؔ اعظم گڑھی ○ ۴۔ معطر معطر۔ ستارؔ وارثی کراچی ○ ۵۔ ورثہ۔ سعیدؔ وارثی ○ ۶۔ جادۂ رحمت۔ صبیحؔ رحمانی ○ ۷۔ ایوانِ نعت۔ مرتبہ صبیحؔ رحمانی ○ ۸۔ میلادِ عاشی۔ بیگم رضیہ احمد خان رضیہ ○ ۹۔ قصیدۂ رسول تہامی صلی اللہ علیہ وسلم۔ حافظ عبدالغفار حافظؔ ○ ۱۰۔ حمد و نعت (ماہنامہ) کراچی۔ اگست ۱۹۹۰ ○ ۱۱۔ حمد و نعت۔ ستمبر و اکتوبر ۱۹۹۰ ○ ۱۲۔ حمد و نعت۔ نومبر و دسمبر ۱۹۹۰ ○ ۱۳۔ حمد و نعت۔ مارچ اپریل؟ ○ ۱۴۔ حمد و نعت۔ مئی؟ ○ ۱۵۔ حمد و نعت۔ جون و جولائی؟ ○ ۱۶۔ مجلّہ "رہبرِ رہبراں" کراچی ○ ۱۷۔ مجلّہ "ذکرِ صلِّ علیٰ" کراچی ○ ۱۸۔ مجلّہ "لیلۃ النعت" کراچی (۱۹۹۴)

☆ عزیز الدین خاکیؔ القادری۔ کراچی

○۔ ذکر صل علی۔ عزیز الدین خاکیؔ القادری

☆ راجا رشید محمودؔ۔ ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور۔

○ ۱۔ سعادتِ سعید۔ نواب سعیدؔ اللہ خاں ○ ۲۔ خوانِ رحمت۔ بشیر حسین ناظمؔ ○ ۳۔ سبز گنبد۔ ساغرؔ صدیقی

✕✕✕

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۹۱

ماہنامہ نعت لاہور

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

صلی اللہ علیک و آلک وسلم

من وجهك المنير لقد نور القمر

لا يمكن الثناء كما كان حقه

ورفعنا لک ذکرک

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

خط: جمیل قریشی تنویر رقم

کلام: احمد جام